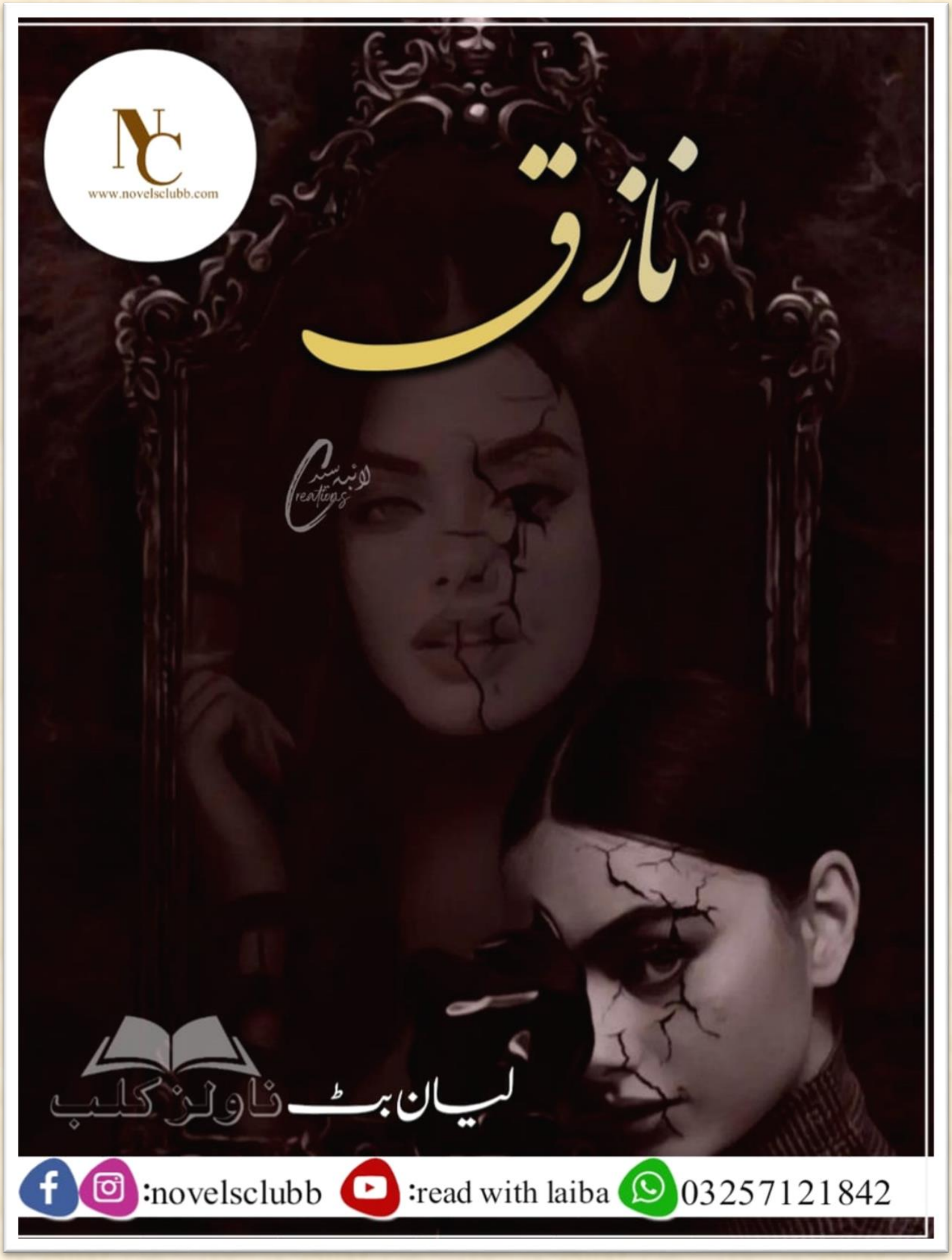
www.novelsclubb.com
نازق
لیان بٹ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

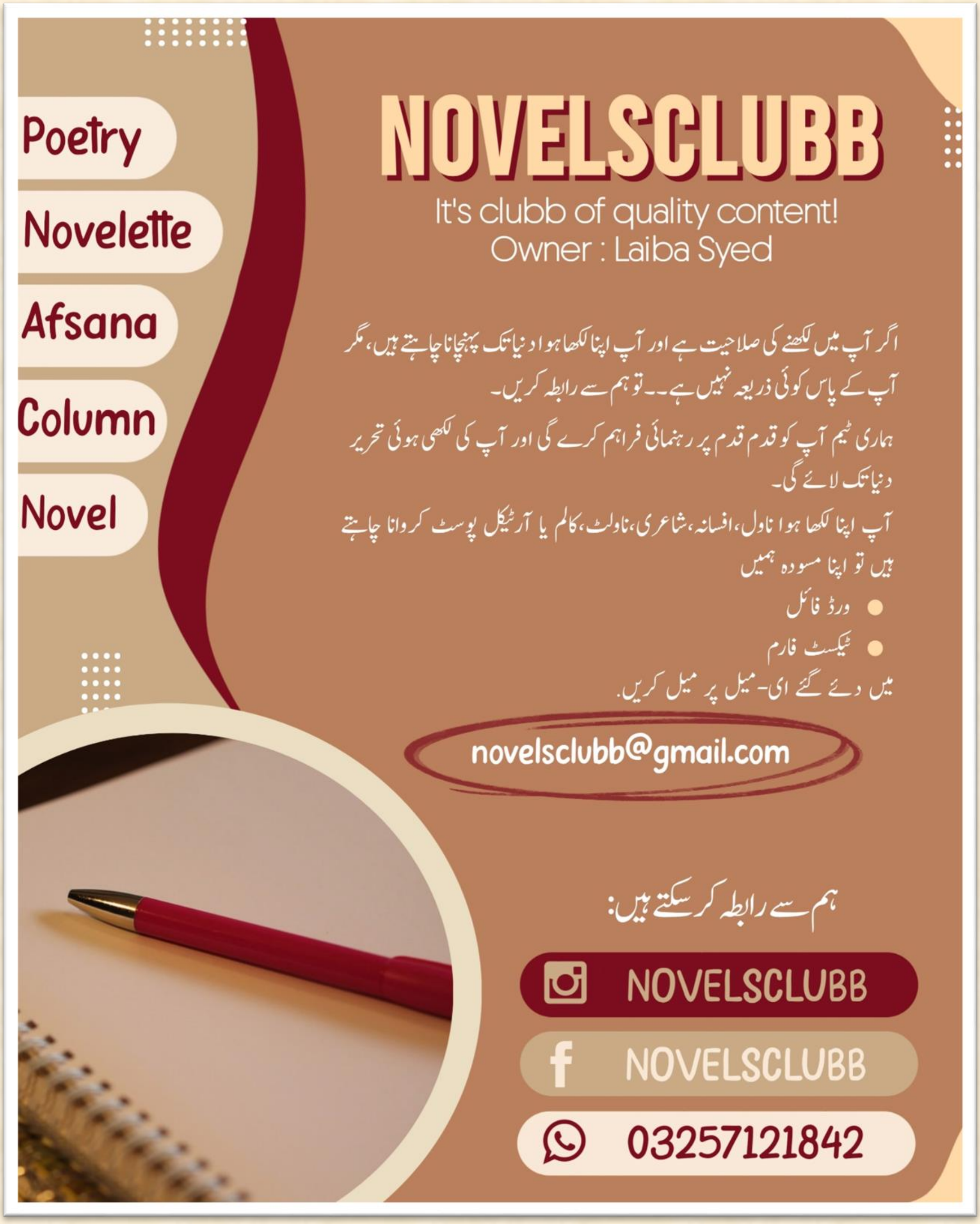

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نازق

از قلم

لیان بٹ

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

نازق

قسط نمبر:6

لاہور

تجھ کو جب دیدۂ دیدار طلب نے ڈھونڈا

تابِ خورشید میں خورشید کو پنہاں دیکھا

حِفظِ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا

رازداں پھر نہ کرے گا کوئی پیدا ایسا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سورج آج قدرے خاموش تھا، پچھلے چند ماہ سے جو شور اس نے مچار کا تھا اس میں آج کمی آئی تھی مگر اس کی کرنیں اپنی جگہ برقرار تھیں۔ جگہ جگہ لوگ ریڑیاں لگائے بیٹھے تھے کھیں سبزی فروش سبزی بیچ رہے تھے، کھیں پھول والے پھول، کھیں مہندی والی عمر رسیدا خاتون لڑکیوں کو مہندی کے ڈیزائین دیکھا رہی تھی، کھیں طرحا طرحا کے روشندان لگے ہوئے تھے۔ یہ ایک بازار معلوم ہوتا تھا بازا کے ایک طرف ایک اندرون طرز کا ریسٹورنٹ تھا دو

منزلہ عمارت جس کی سیڑیاں بہت تنگ تھیں اُپری منزل سے سامنے بادشاہی مسجد نظر آتی تھی۔ یہاں کوئی دیوار نہ تھی اور سورج کی کرنیں سیدھا ان دونوں پر پڑ رہی تھیں۔ نازق اور فتحان بہت سی میزوں کے درمیاں موجود ایک میز پر آمنے سامنے موجود تھے۔ فتحان کا ہولیا ویسا ہی تھا، وہ ڈرس پینٹ پر ڈرس شٹ پہنے بازو کھنیوں تک مورے ہوئے تھا البتہ نازق کا ہولیا آج قدرے مختلف تھا۔ گنگھریالے بال کندھوں پر پھیلائے پیروں تک آتا بھور افروک پہنا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کبھی بھی نازق کو اس طرحا کے کپڑوں میں نہیں دیکھا گیا تھا۔ گلے میں سفید دوپٹا لیے، بالوں کو ایک طرف سے کانوں کے پیچھے ارسے، کانوں میں موجود اس کی چھوٹی جمھکیاں اس پر بہت اچھی لگ رہی تھیں۔ خاموشی کے ایک لمبے وقفے کے بعد نازق نے فتحان کو پوکارا،

"تم نے مجھے یہاں کیو بولایا ہے" اس کے چہرے سے کسی بھی بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

فتحان مسکورایا، "نازق کیا تم چاہتی ہو کہ میں یہ مان لوں کہ تم اس بات سے ناواقف ہو کہ تم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکی کہ کوئی ہماری باتیں سن رہا ہے بلکہ تم پر نظر رکھی جا رہی ہے"

"فتحان ایسا پہلی بار نہیں ہوا" اس نے فتحان کو ٹاکا،

"میرا پیچا بہت بار ہوا ہے ہمارے بہت سے مخالفین ہیں جو اکثر اس تاک میں ہوتے ہیں کہ ہم سے کچھ معلومات حاصل کر سکے ایسے بہت سے لوگ میرا، ازکان، مراد بابا، یہاں تک کہ قاسم تایا کہ پیچھے بھی ہوتے ہیں یہ سب بزنس مخالفین ہیں ہمارے"

"مگر نازق یہ صرف ایسا نہیں ہے یا کم از کم مجھے ایسا نہیں لگتا"

"اگر ایسا نہیں بھی ہے تو تمہارا اس سب سے کیا لینا دینا ہے فتحان"

"تم میرا خاندان ہو مجھے تمہاری فکر ہے" وہ روانی میں جو کہہ گیا تھا اسے اس کا احساس فورن ہوا تھا۔ نازق نے اس کی بات پر استہزاء مسکورانے پر اتفاق کیا۔

"تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا صرف نام نازق ہے اور میرا خیال ہے کہ پچھلے تین ماہ میں اس بات کا اندازہ تمہیں ہو گیا ہو گا"

"نازق میری بات سنو مجھے ہر چیز جانی ہے" اس بار اس کا لہجہ قدرے سنجیدہ تھا، نازق اس کے لہجے کی پرواہ کیے بغیر جانے لگی،

"نازق واپس بیٹھو"

اس کی بات کو مکمل نظرانداز کرتی وہ کھڑی ہوئی فتحان نے جھٹکے سے نازق کا ہاتھ پکڑا اس سے پہلے وہ کچھ کہتی فتحان نے نازق کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ فتحان کے چہرے پر تیش کے عناصر تھے یہی حال نازق کا بھی تھا۔ "واپس بیٹھو" فتحان نے آہستہ مگر سخت لہجہ میں کہا، وہ اس پر قہر آلودہ نگاہ اس پر ڈالتی کرسی ڈیکھیل کر اس پر بیٹھی۔ فتحان بھی خاموشی سے اپنی جگہ پر آہ بیٹھا۔

کچھ وقت تک دونوں خاموش رہے چند سانیے بعد فتحان نے ایک گہری سانس لی اور جو پہلا لفظ اس کے منہ سے نکلا تھا وہ سوری تھا۔

"میں نے غلط کیا میں تسلیم کرتا ہوں مگر میں اس کی کوئی جسٹیفیکیشن نہیں دوں گا مجھے احساس ہے کہ میں نے غلط کیا ہے میں اس کی تلافی کروگا مگر پہلے مجھے ہر چیز جاننی ہے" اب کی بار وہ سادھا مگر سنجیدہ چہرا لیے کہہ رہا تھا۔ نازق استازیہ مسکورائی،

کیا جاننا ہے تمھیں فتحان؟

"دادا کی پروپٹی کا اصل مسلہ نازق کی بات مکمل ہوتی اس سے پہلے وہ بول پڑا میں بھی اسی خاندان سے ہوں نازق بی بی" وہ کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھا۔

"میرا بھی حق ہے جاننے کا"

نازق چند ساینے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر آہستہ کہنا شروع ہوئی،

داداکو پروپٹی اون کرنے کا بہت شوق تھا۔وہ بہت سی زمینیں خریدا کرتے تھے مگر وہ اس کا کوئی ٹیکس نہیں دینا پسند کرتے تھے۔وہ سنجیدگی اور سخت تاثر لیے کہہ رہی تھی۔ بزنس عروج پر تھا پھر دادا کے پاٹنرز نے دادا کے اوپر ٹیکس نہ دینے کا کیس کر دیا، مخالف مظبوط تھا اور لالچی بھی وہ دادا سے یہ سب لینا چاہتا تھا۔

کیسے ؟

فتحان پہلی بار بولا،

کیوکہ یہ دادا کی کمپنی کا کانون تھا۔دادا نے ان تمام زمینوں کو گروی رکھوایا اور سارا ریکوڈ غایب کروایا۔کیس 5 سال چلا اس دوران بزنس میں خاصا نقصان ہوا، ہمیں لون لینا پڑا کیس سے کچھ ثابت نہیں ہوا، مگر دادا کے پاٹنر نے انھیں اکیلا چھور دیا۔یہ اتفاق تھا کہ جو فیکٹرز دادا کی تھیں وہ زیادہ نقصان میں تھیں۔کچھ سال تک دادا نے کوشش کی اور وہ زمینیں واپس لینی چاہی مگر چونکہ دادا نے ان زمینون پر ملکیت ظاہر نہیں کی تھی اور جن لوگوں کے نام وہ زمینیں کی تھیں ان سب نے وہ زمینیں ہڑپ لیں۔دادا کیس نہیں کروا سکتے تھے یہ وہی

زمینیں تھیں جن سے وہ کئی سالوں سے لاتعلقی ظاہر کروا رہے تھے۔ کچھ نے تو وہ آگے بیچ دیں اور کچھ نے زمین کی 5 گناہ قیمت مانگی اس کے چند ماہ بعد دادا کی ڈیتھ ہو گئی۔ مراد بابا اور قاسم تایا نے بہت محنت کی مگر حالات بہتر نہ ہو سکے پھر ہوا کچھ یوں کہ،

نازق کے ذہن کے پردے پر ایک منظر لہرایا،

نازق آسمانی شرٹ پہنے میز کے قریب آئی جہاں اسمہ احمد اور ان کے تینوں بھائی بیٹھے تھے

عیلف ماما نے اپنی ساری جیولری میرے نام کی ہے ہم اسے بیچ سکتے ہیں، اس سے ہم پر چڑھا قرض اتر جائے گا جبکہ ہم باقی تمام پروجیکٹز کو کچھ وقت کے لیے روک دیں اور صرف فروق ہولڈنگ والے پلازا پر کام کرے تو ہم اس سب سے باہر اہ سکتے ہیں وجہ اس کی لوکیشن ہے وہ اپنی بات ختم کر چکی تھی۔ سب خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے بات نہ اسمہ احمد کے سمجھ آئی تھی نہ داؤد احمد کہ مراد احمد کوئی رائے دینا نہیں چاہتے تھے مگر انھیں نازق کا پلن اچھا لگا تھا۔

لیکن نازق اگر اس بار بھی وہی ہوا جو پہلے ہوا تھا اور گروی رکھی جیولری واپس نہ ملی تو پھر ہم کیا کریں گے؟

کس نے کہا تا یا کہ ہم جیولری گروی رکھے گئے؟ ہم جیوری بیچے گئے اور اس کے بدلہ میں بزنس میں آپ کی پاٹنر ہوں گئی جس میں 50 فیصد میرا جب کہ 50 فیصد آپ چاروں بہن بھائیوں کا ہو گا، اور یہ بات مکمل قانونی طور پر ہو گئی آہستہ آہستہ ہم وہ زمینین واپس لیں گئے اس میں بہت وقت لگے گا مگر ہم یہ کر لے گئے اور میں کل سے اوفس اء رہی ہوں، اور پھر آہستہ آہستہ ہم نے وہ زمینیں واپس لیں وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔ اسے فتحان پر ضرورت سے زیادہ غصہ آرہا تھا مگر وہ آٹھ کر نہیں جا سکتی تھی یا شاید جانا نہیں چاہتی تھی۔ فتحان کچھ وقت گزرنے کے بعد دوبارا بولا،

اسمہ احمد کا اس سب میں کیا مسلہ رہا ہے؟

کم از کم تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے فتحان احمد اس کا کہنے کا انداز ایسا تھا کے فتحان ہنسنے لگا۔

کیا تمہیں کسی نے پتا یا ہے کہ تم طنز کرتی کیسی لگتی ہو؟ وہ اسے دیکھتا مسکورانے لگا نازق نے کوئی جواب نہ دینا بہتر سمجھا اسمہ احمد اور دائود احمد کو دادا کی پروپٹی میں حصہ کم ملا ہے اس کی توقع کے برعکس نازق حیران نہیں ہوئی۔

اگر تمہارے پاس اب ہر چیز کی انفرمیشن آہ چکی ہے تو میں جائو۔نازق ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی،

مگر میری برداش کی حد پوری ہو چکی ہے فتحان۔

کیا مراد چاچو زکی کے قاتل کو تلاش کر رہے ہیں۔اب کی بار نازق حیران ہوئی تھی چند ساینے وہ فتحان کو دیکھتی رہی،

تمہیں کیسے پتا اس کے لبوں سے یہ جملہ کیسے ادا ہوا یہ وہی جانتی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے نازق میں تمہیں یہاں کیو لایا ہوں، میں نے تم سے لاہور گھومنے کا کیو کہا، یا تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تم ان لوگوں کا دھیان مراد چاچو سے ہٹا کر خود پر کرونا چاہتی ہو کیو کہ مراد چاچو تمہیں اس سب سے دور رکھنا چاہتے ہیں مگر میں تم سے صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا تم اس کی وجہ جانتی ہو۔ایک لمحہ کو وہ رکا۔نازق کے چہرے پر بے یقینی تھی۔وہ حیران تھی کہ فتحان یہ سب کیسے جانتا تھا۔

نازق کے کوئی جواب نہ دینے پر وہ دوبارا کہنا شروع ہوا،

کیو کہ اُنھیں تمہارا تحفظ ضروری ہے اور مجھے بھی جملے کے ادھا حصہ وہ کہہ نہ سکا۔

مجھے بھی ان کا تحفظ ضروری ہے میں اُنھیں اس سب کے ساتھ اکیلا چھوڑ نہیں سکتی فتحان۔

اب کے اس کا لہجہ نرم تھا۔

نازق، فتحان نے تھکے ہوئے انداز میں اسے متوجہ کرنا چاہا، تم کب تک خود کو تکاوگئ۔

بلفرض اگر مراد چاچو کو زکی کا قاتل مل جاتا ہے پھر تم کیا کروگئ؟ تم نے مراد چاچو سے اتنا وقت بات نہیں کی وہ اسی لیے تھا کہ تم چاہتی تھی کہ وہ زکی کے قاتل کو تلاش کرے مگر وہ اس بات کو مانتے نہیں تھے کہ زکی کا قتل ہوا ہے، اب اگر وہ شخص مل جائے تو تم کیا کروگئ؟ اس شخص کو سزا مل جائے گی پھر نازق تم کیا کروگی؟ تم اپنے ہول سے واپس کیو نہیں آتی؟ اس ہول سے باہر آو۔

Clubb of Quality Content

تمہاری بات کا سدباب کیا ہے؟ نازق نے بلآخر وہ سوال کیا جو وہ بہت دیر سے کرنا چاہتی تھی۔

تم ہو میری بات کا سدباب نازق، تم ہو، تم مسکوراؤ ہنسو۔ تم نازق جیسے بچپن میں مسکوراتی تھی وہ بات کرتے کرتے روکا نازق دم سادھے اسے سن رہی تھی فتحان نے لمحہ کو نازق کی آنکھوں میں دیکھا اس کی بھوری انکھیں جن میں کانش کا سا تاثر تھا اس کی لمبی مڑی ہوئی پلکیں

یکدم نازق مسکورائی استہزایا مسکراہٹ اس کے مسکورانے پر اس کے چہرے کے بائے جانب ایک لمبی لکیر ابھری وہ گہرا نہیں تھا وہ لکیر تھی جو بہت اچھی لگتی تھی۔

تمہیں یاد ہے فتحان جس دن تم نے مجھے پتایا تھا کہ تم سچ سے واقف ہو میں نے کیا کہا تھا فتحان کے ذہن کے پردے پر ایک منظر لہرایا، نازق اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی تم یہ سب کب سے جانتے ہو؟

فتحان مسکورایا، بچپن سے۔

میں نے پوچھا کب سے؟ نازق نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ جس دن زکی کی ڈیتھ ہوئی تھی اس سے پہلے جب وہ گڑھا تھا تب وہ بابا کے کمرے کے باہر سے گزار تھا میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ وہ مراد چاچو کے کمرے میں جارہا ہے مگر وہ وہاں نہیں گیا،

وہ ازکان کے کمرے میں گیا تھا۔

کوئی تھا جس نے اسے وہاں جانے کو کہا تھا ازکان کمرے میں نہیں تھا۔

کس نے کہا تھا؟ نازق نے کوفی ہاتھ میں پکڑے پوچھا،

یہ تو میں نہیں جانتا مگر کوئی ایسا تھا جس کا وہ لحاظ کرتا ہو کیو کہ جس طرح وہ بابا کے کمرے سے گیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بہت ضروری بات ہے، کوئی ایسا کہ جواب مرادایو میں ہو احمد اراز میں نہیں پھر اس کا گھرنا اور ہسپتال جانا اور وہاں اس کا بہتر ہونا اور پھر مر جانا یہ بات ہر گز سیدھی نہیں تھی، اس کہانی میں بہت لوپہولز ہیں۔ دو طرح کی کہانیاں جھوٹی ہوتی ہیں ایک وہ جس میں بہت لوپہولز ہوں اور ایک وہ جس میں کوئی لوپہولز نہ ہوں۔ زکی نے مرنے سے پہلے ایک پینٹنگ بنائی تھی نازق نے یکدم ہی چہرا اٹھا کر فتحان کو دیکھا، زکی کے مرنے کے بعد وہ سارا پینٹنگز کا سامنا واپس آیا تھا مگر وہ پینٹنگ نہیں آئی تھی ہسپتال والوں نے یہ کہا تھا کہ وہ ان کے پس نہیں ہے اور ہم نے وہ پینٹنگ لے لی ہے۔ ہمارے پس وہ پینٹنگ نہیں تھی اور یوں اس پینٹنگ کا کسی کو نہیں پتا وہ خاموش ہو گیا۔

تم اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہو گئے اور اس سب سے دور رہو۔

اور میں ایسا کیو کرو گا؟ فتحان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

Clubb of Quality Content!

یہ بات میں تمہیں تب پتاؤ گئی اگر میں اس سب کے آخر تک رہی۔ فتحان کو نازق کی بات پسند نہیں آئی تھی مگر جب بولا تو یہ کہ تم پر کیسے عقین کیا جائے تم تو لاہور کی ہو اور سنا ہے کہ لاہور بے وفائوں کا شہر ہے۔

نازق نے بھرا منایا، مجھے غلط بات سخت ناپسند ہے اور یہ بات غلط ہے لاہور وفاداروں کا شہر ہے۔

تمہارے لیے وفاداری کیا ہے نازق۔ نازق چند لمحہ کے لیے خاموش ہوئی، سچ میرے لیے سچ ہی وفاداری ہے۔

فتحان نے ہولے سے سر ہلایا۔ چند لمحہ بعد وہ سیڑھیوں سے اترتے رہسٹورینٹ سے باہر آرہے تھے نازق آگے تھی جب کہ فتحان اس سے پیچھے تھا فتحان نے اپنا فون نکالا اور نازق کی تسویر لی وہ ایسی بہت سی تسویریں لے چکا تھا۔ وہ نازق کے ساتھ اترتا ریسٹورینٹ سے باہر آگیا۔ گاڑی بازار سے باہر تھی اور وہاں تک دونوں کو پیدل جانا تھا وہ سیدھا چلتے آپنی گاڑیوں تک جارہے تھے۔ دور ایک آدمی تازہ پھولوں کے گجرے بنارہا تھا گلاب اور موتیاں کے گجرے۔ فتحان نے ایک نظر نازق کو دیکھا گجرے صرف گجرے کی کمی تھی مگر وہ جانتا تھا

کہ وہ گجرے نہیں پہنے گی ابھی وہ یہ سوچ رہا تھا جب ایک بورھی عورت ان کے سامنے آئی وہ ایک چھڑی کے سہارے چل رہی تھی۔ وہ ہاتھ آگے پھیلائے مانگ رہی تھی نازق اپنا پرس کھولتی اس سے پہلے ہی فتحان اپنے والڈ سے چند پیسے نکال کر اس کو دے چکا تھا، وہ عورت مسکوراتی اللہ جوڑی سلامت رکھے کہتی وہاں سے چلی گئی نازق اور فتحان چہرا مورے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور اسی وقت کسی نے ان کی تسویر لی تھی۔ نازق آگے بڑ گئی جب کے فتحان بالوں میں ہاتھ پھرتا چہرا جھوکائے مسکورایا آج کا دن کافی اچھا تھا کم از کم فتحان کے لیے۔

نازق اوفس جانے کے بجائے سید ھامرادا ویو گئی تھی دروازے سے اندر داخل ہوتے اسے ڈرائیور مراد احمد کی گاڑی سٹاٹ کرتا دیکھا اپنی گاڑی پارک کرتی وہ مراد احمد کی گاڑی تک آئی اس کے اتے ہی ڈرائور باہر آیا اپنے مخصوص یونیفروم میں وہ موادب سا اس کی بات سننے کے لیے کھڑا تھا۔

کیا مراد بابا کہیں جا رہے ہیں عبداللہ؟ نازق نے اپنے سامنے موجود عمر رسد آدمی سے کہا ملازم نے سر اسبات میں ہلایا۔

وہ ملک سے باہر جارہے ہیں میں ہوائی اڈے تک چھوڑنے جارہاہوں۔ عبداللہ صاحب مراد احمد کے سب سے وفادار ملازم تھے وہ کئی سالوں سے مراداحمد کے ساتھ تھے۔ مراد بابا کو چھوڑنے کے بعد سیدھا میرے پاس آئے گا کچھ ضروری کام ہے۔ نازق ویسے بھی ملازمین سے قدرے نرم اور سنجیدہ لہجے میں بات کرتی تھی مگر عبداللہ کی وہ عزت بھی کوتی تھی وجہ عبداللہ خان کا سب سے پورنااور وفادار ہوناتھا۔ وہ دیواروں کے پیچھے ہونے والے ہر معاملے سے واقف تھا۔ مراداحمد کا وہ وفادار جوان کے ساتھ خاصے وقت سے تھااور پھر ان کے ساتھ ہی مراد ایو آیا تھا نازق اسے احکامات دیتی وہاں سے چلی گئی۔ عبداللہ خان کا چہرا بدلا تھا سبز آنکھیں بدلیں تھیں، ان کا تاثر بدلا تھا، مسکراہٹ سمٹی تھی اور کچھ عجیب سا تاثر آیا تھا۔ نازق کے وہاں سے جانے کے تھوڑی دیر بعد مراداحمد وہاں آئے تھے وہ جانے کے لیے تیار معلوم ہوتے تھے۔ عبداللہ کیا سب کچھ تیار ہے؟ مراداحمد نے مصروف انداز میں پوچھا۔

عبداللہ خان سر اسبات میں ہلاتا مراداحمد کے لیے گاڑی کا دروازا کھولنے لگا، مراداحمد گاڑی میں بیٹھے وہ فون پر کسی کو میسج کر رہے تھے وہ کہاں جارہے تھے یہ کوئی نہیں جانتا تھا نازق پوچھنا چاہتی تھی مگر جانے کیوں ہمیشہ کی طرح وہ خاموش رہی۔ اسے مراداحمد اور باقی سب کی

Clubb of Quality Content

حفاظت کرنی تھی جو کھیل شروع ہونے والا تھا اس میں اگر کوئی زندگی ہارے گا تو وہ نازق مراد احمد ہی ہو اس کے سوا اب وہ کسی اپنے کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ وہ علیف اور زکی کو کھو چکی تھی اس کے سوا اب کوئی نہیں وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر انھیں جاتا دیکھتی رہی پھر کپڑے بدل کر اوفیس چلی گئی۔

ازکی زیاد کے ساتھ شوٹنگ کرنے شوٹنگ کلب گئی تھی۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ازکی کسی جیولری کے بغیر نظر آئی تھی وہ کوئی نہ کوئی قیمتی جیولری ضروری پہنا کرتی تھی مگر آج وہ سادا سرمائی شٹ پر سیاہ پینٹ پہنے ہوئے تھی۔ زیاد اور اس کا مقابلہ ہو رہا تھا یا شاید ان کی ریس لگی ہوئی تھی۔ گنتی شروع ہوئی ازکی کے ہاتھوں کی گرفت گن پر مصبوط ہوئی اس کی نظریں نشانے پر تھیں زیاد نے ازکی کو آخری بار مور کر دیکھا ازکی نے نہیں دیکھا زیاد نے تین کی آواز پر گولیاں چلائیں تقریباً ایک منٹ کے بعد وہ روکا اس نے 15 گولیاں چلائیں تھیں جن میں سے 5 بلکل نشانہ پر تھیں ازکی نے مسکورا کر زیاد کو دیکھا اگلے ایک منٹ تک ازکی گولیاں چلاتی رہی ازکی نے 18 گولیاں چلائیں جن میں سے 12 گولیاں نشانے پر لگی تھیں۔ زیاد اپنی حیرت چھو پا نا سکا وہ حیران ہو کر مسکورایا وہ سر کو خم دیتا ازکی کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دونوں اپنی گنز رکھتے باہر آئے ازکی کے بال ہوا سے اُڑ رہے تھے وہ بالوں کو ایک ہاتھ سے کان کے پیچھے ارستی زیاد کی طرف مڑی،

سو مسٹر زیاد احمد آپ ہار چکے ہیں اب اپنا وعدہ پورا کرئے اور مجھے بتائے کہ وہ کونسی بات تھی جو آپ نے مجھے بتانی تھی۔

وہ مسکورا کر کہتی بہت اچھی لگ رہی تھی۔زیاد سر جکائے مسکورایا نہیں پہلے تم بتاؤ گئی کہ تمھیں کیا لگتا ہے کس بارے میں، نازق اور زیان کے بارے میں، مجھے کیا لگتا ہے یہ ضروری نہیں نازق اور زیان کیا چاہتے ہیں یہ ضروری ہے۔ازکی ہم زیان کے بارے میں جانتے ہیں مگر نازق کا کچھ اندازہ نہیں۔زیان کو تو کوئی اندھا بھی دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ وہ نازق میں انٹراسٹڈ ہے۔نازق بہت کمپلیکس ہے اُس کے بارے میں کچھ بھی کہنا بہت مشکل ہے۔مجھے لگتا ہے نازق سے زیان کو بات کرنی چاہیے نازق کو محبت نہ بھی ہو دوستی ضرور ہے زیان سے، اگر جو یہ بات زیان سنتا تو وہ کبھی نازق سے اپنی محبت کا عتراف نہ کرتا۔زیاد تم نے کچھ بتانا تھا اس سے پہلے زیاد کچھ کہتا اس کا جیب میں پڑا فون تھر تھرایا، زیاد نے ازکی سے دو منٹ روکنے کا کہا فون کان سے لگائے وہ شل ساکت سا آنے والی آواز کو سنتا رہا اگلے ایک گھنٹے میں ازکی

اور زیاد اسمہ احمد کے اوفیس میں تھے۔وہ باگتے باگتے اسمہ احمد کے اوفس میں داخل ہوئے ان کا سانس بے ترتیب تھا۔زیاد کو اسمہ نے فون کر کے بالا یا تھا ازکی کا یہاں ہونا عجیب تھا خود ازکی کے لیے بھی۔دیوار پر نسب سکرین پر چلتی خبر نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

احمد چو گرانڈ سٹری میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی حالیہ تفتیش اور جائزے کی بنیاد پر پنجاب فوڈ اتھارٹی نے احمد شو گرانڈ سٹری کو سیل کر دیا ہے کہا جا رہا ہے کہ چینی ایسی فیکٹری میں تیار ہوتی ہے کہ اگر کوئی عام انسان دیکھے تو ساری زندگی چینی نہ خریدے صاف صفائی کا کوئی نظام نہیں ہے!

ازکی اور زیاد اس سے پہلے کچھ کہہ پاتے کہ سکرین پر کوئی چیز ضور سے لگنے کی وجہ سے سکرین ٹوٹ گئی سکرین کی کچھ چیچیاں اُڑ کر ازکی کی طرف آئی مگر زیاد پہلے ہی ازکی کو پیچھے کر چکا تھا ازکی اس سب کے لیے تیار نہیں تھی یکدم ہی اس کے منہ سے چیخ نکلی۔اسمہ احمد نے مور کر اس طرف دیکھا غصے اور اشتیال کی ایک اور لہر آئی،

تم یہاں میرا تماشا دیکھنے آئی ہو مینا ہاں تو دیکھو یہ سب تمہاری اس مکار بہن کا کیا دھرا ہے اس نے یہ جھوٹی ریڈ کروائی ہے اسمہ احمد کی آواز کافی بلند تھی۔میری بہن پر اپنی نااہلی نہ ڈالیں

آپ یہ سب کچھ سمبھل ہی نہیں سکتیں نازق نے ایسی کوئی پیچ ہرکت نہیں کی۔وہ بھی جوابً گورائی تھی۔اسمہ احمد چند گہرے سانس لیتیں رخ مور گئی اس وقت انھیں چیزوں کو ٹھیک کرنا تھا ازکی وہاں سے چلی گئی وہ جانتی تھی کہ اب ایک میٹنگ ان کے اوفیس میں بھی ہو گی اور اس کا وہاں ہونا بہت ضروری تھا۔وہ چلی گئی زیاد اسے جاتا دیکھتا رہا وہ کچھ کہہ ہی نہ سکا۔

زیاد نے گردن مور کر اپنی ماں کو دیکھا جو سر تھامے بیٹھی ہوئی تھی۔وہ پہسا ہوا تھا اپنی ماں اور ازکی کے درمیان میں بلآخر اس نے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا، ممی میں آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

ابھی نہیں زیاد اس وقت میں بہت ٹنسڈ ہوں جمیل نے

آپ کو میری کوئی فکر ہے! زیاد چیخا تھا۔اسمہ احمد شوق میں اسے دیکھنے لگی۔

زیاد کیا مسلہ ہے؟

آپ کو فرق پڑتا ہے، نہیں آپ کو فرق کیو پڑے گا فرق تو تب پڑتا جب بات جمیل کی ہوتی میرے ہونے یا نہ ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔

تم اگر مجھے پتا ئو تو میں کچھ کر و گئی نا،وہ اب شوق سے باہر اہ چکی تھیں۔

کیا کر لیں گی۔

تم بات کرنا چاہتے ہو یا نہیں زیاد۔

میں صرف بات نہیں کرنا چاہتا می میں از کی سے شادی کرنا چاہتا ہوں مگر آپ نے میرے لیے راستے بند کر دیے ہیں۔ اسمہ احمد کچھ بول نہ سکیں انھیں لگا کہ انھوں نے کچھ غلط سنا ہے۔

آپ جانتی ہیں کہ نازق جس کو آپ اس سب کا قصوروار ٹھرا رہی ہیں وہ اپ جیسی نہیں ہے آپ سے کم از کم آپ سے بہت بہتر ہے اسے سب سے زیادہ اپنے بہن بھائی کی خوشی عزیز ہے۔

کیا ہو گیا ہے زیاد تمہیں، تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہاں!

خراب ہے۔

وہ اسے آگے بھی اور کچھ کہتا مگر اس کے منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اس کے الفاظ ختم کر دیے میں جب مر بھی جاؤ گی تب بھی ایسا نہیں ہونے دوں گئی۔ وہ کہہ کر رکی نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتی اوفس سے باہر چلی گئیں زیاد کچھ بھی کہے بغیر انھیں جاتا دیکھتا رہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عبداللہ خان بیکویو مرار میں دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا۔وہ مسلسل مراد احمد پر نظر رکھے ہوئے تھا اور مراد احمد مسلسل اپنے فون پر یوں ہی بے مقصد انگلیاں پھیر رہے تھے یکدم ہی ان کا فون بجا،ایک نظر فون کی سکرین پر ڈالی،

گل نور!

گل نور انھوں نے دہرایا سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں انھیں کچھ یاد آیا تھا۔گل نور نازق کی سیکٹری مراد احمد نے مصروف انداز میں فون اٹھایا دوسری طرف سے آتی آواز پر مراد احمد کے چہرے پر پریشانی اور جنجولاہٹ بیک وقت ابھری۔فون کان سے ہٹاتے وہ دراشتی سے بولے،

Clubb of Quality Content!

گاڑی اوفس کی طرف مورو!

عبداللہ خان نے ایک جھٹکے سے گاڑی موری اتنا تو وہ مراد احمد کو جانتا تھا ان کے لہجہ سے جھلکتی پریشانی وہ باآسانی دیکھ سکے۔جو رستہ وہ پچھلے ایک گھنٹے سے تے کر رہے تھے جب مورے تو بیس منٹ میں احمد اند سٹرز کے اوفس کے سامنے تھے۔عبداللہ خان جلدی سے باہر آیا اور

مراد احمد کے لیے گاڑی کا دروازا کھولنے لگا، مراد احمد برک رفتاری سے باہر آئے اور عمارت کے اندرونی حصے میں داخل ہوئے۔ عبداللہ خان کو مراد احمد کی پریشانی پریشان کر رہی تھی۔

مراد احمد اوفیس آتے ہی کونفرنس روم میں گئے تھے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی انھیں کچھ محسوس ہوا تھا یکدم ہی سب کی نظروں کا رخ مراد احمد کی طرف ہوا تھا۔ کمرے میں سب موجود تھے ازکان، زیان، فتحان، قاسم، دائود، مالک، ادریس، ازکی مگر نازق نہیں تھی انھوں نے کچھ بھی اور کہے بغیر نازق کا پوچھا۔

نازق اہ رہی ہے جواب ازکی کی طرف سے آیا تھا۔ مراد احمد کو نازق کا نہ ہونا ٹھٹکا تھا۔

کیا یہ سب نازق،

Clubb of Quality Content

اسی وقت نازق کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس کے آتے ہی سب سیدھے ہوئے تھے۔

سب کی نظریں مراد احمد سے ہوتے ہوئے نازق تک گئی تھیں۔ اس سے پہلے آپ میں سے کوئی کچھ بھی پوچھے میں پتا دیتی ہوں نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا فیکٹری پر ہونے والی ریڈ میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے مگر اب کیا کرنا ہے اس کے لیے آپ سب کو مسئلے سے ہٹ کر اس کے حل کی طرف دھیان دینا ہوگا۔ اس لیے آپ سب بیٹھ جائے۔

زیان اور ادریس اس سب سے لاتعلق ہونا چاہتے تھے از کی کچھ عرصہ پہلے سے اوفس آنا شروع ہوئی تھی وجہ نازق تھی مگر وہ بھی نازق کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے فائدے مند ثابت ہوئی تھی۔ مالک بہت چاہنے کے باوجود بھی ان پیشینگیوں سے واقف نہ ہو سکا تھا۔ قاسم احمد اور مراد احمد نازق کے کہنے کے مطابق حل کا سوچ رہے تھے مگر ازکان وہ ابھی تک پریشان تھا اگر نازق نہیں تو پھر کون، کون ہو سکتا ہے وہاں موجود ہر انسان اس وقت مسئلہ درپیش کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اگر کوئی ایسا نہیں کر رہا تھا تو وہ فتحان تھا فتحان نازق کو دیکھ رہا تھا۔ ابھی کچھ وقت پہلے نازق کا ہولیا بلکل مختلف تھا اس کے ذہن میں ابھی کچھ وقت پہلے والی نازق آئی اسے اس کے جھمکے یاد آئے تھے اس وقت نازق کے کان میں پانی کی بند کی مانند سنہری کانٹے تھے اس پر جھمکے زیادا اچھے لگتے تھے یا یہ وہ فیصل نہیں کر پایا تھا۔ نازق کا فروک یا یہ شٹ اس پر کیا زیادہ اچھا لگتا تھا۔ فتحان کے لیے اس کا جواب دینا بہت مشکل تھا مگر وہ اتنا جانتا تھا کہ وہ نازق کو دوبارا ویسا دیکھے جیسا اب سے کچھ گھنٹوں پہلے دیکھا تھا اسے اپنا فروک سمبھالتی نازق یاد آئی تھی یکدم ہی وہ مسکورایا صاف ظاہر تھا کہ نازق نے پہلی بار فروک پہنا تھا وہ خاصا بھاری تھا مگر ٹخنوں تک آتا وہ فروک سمبھالنا اتنا بھی مشکل کام نہ تھا۔ وہ مسکورانے میں اتنا مصروف تھا کہ اسے یہ اندازہ ہی نہ ہوا کہ سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ اسے یوں مسکوتا دیکھ

زیان نے ادیس کو دیکھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا زیان نے ادریس کو دیکھ کر انکھ دبائی اور فتحان کو آواز دی۔

فتحان چونکا،

جناب اگر آپ اپنے محبوب کے خیالات سے باہر آہ جائے تو ہم شروع کرے،اُس کے کہنے پر سب مسکورائے سوااز کی کے فتحان ہاتھ بالوں میں پھرتا مسکورایا،وہ بھی متمائن تھا ایک اخری نظر اس نے نازق پر ڈالی اور اسی وقت نازق نے فتحان کو دیکھا مگر سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں چہرا مور لیا، مگر از کی نے یہ بھی دیکھ لیا تھا۔ یکا یک دروازے پر دستک ہوئی نازق نے اندر آنے کی اجازت دی،وہ جانتی تھی کہ دستک دینے والا کون تھا دروازا کھولے نور اندر داخل ہوئی اس پر سب سے پہلی پرنے والی نظر ادریس کی تھی اور ادریس پر پرنے والی زیان کی زیان مسکورایا مگر اس مسکورہٹ میں کوئی شرارت نہیں تھی۔ نور قدم قدم چلتی میز کے گرد لگی ایک کرسی پر اہ بیٹھی۔

اب جب کہ نور یہاں ہے تو میں آپ سب کو یہ پتا نا چاہتی ہوں کہ اس ہونے والی ریڈ کی وجہ جمیل ہے۔ جمیل کو دیا جانے والا کوئی کام ٹیک نہیں ہو سکتا۔ وہ اب کہاں ہے یہ بات کوئی

نہیں جانتا کم از کم بھی ایک بلین کا نقصان ہے میں اسمہ احمد سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتی مگر میں دادا کی کسی فیکٹری کو یوں تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی میں ان سے یہ فیکٹری واپس لے رہی ہوں اور انھیں اس سے ملنے والے پیسے سے مطلب ہے اسمہ احمد کو وہ ملے گا مگر جمیل کو ایک پیسہ نہیں ملے گا۔

اور زیاد، ازکان نے یک لفظی سوال کیا۔

ازکی نے ازکان کو دیکھا وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر نازق بولی زیاد سالوں پہلے ہی ان سے دستبردار ہو گیا تھا اس کے برعکس جمیل کو بھی زیاد نے اپنا کاڈ دیا ہوا تھا۔ زیاد دادا کی کسی بھی کمپنی سے کچھ بھی نہیں لیتا۔

نازق، قاسم احمد نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا،

اسمہ تمہیں یہ کیو دے گئی وہ ایسا بھلا کیو کرے گئی وہ حقیقت جاننا چاہتے تھے۔

نازق مسکورائی دونوں ہاتھ میز پر رکھے وہ زرا ساجو کئی میرے شیر از آج بھی اسمہ احمد کی کمپنی میں ہیں اور پھر میں پاٹنر بھی ہوں وہ سیدھی ہوئی۔ ایک بات تو صاف ظاہر ہے انھوں نے

ریکوڈز کو ایک نظر دیکھا بھی نہیں ہے ورنہ انھیں یہ بات یاد ہوتی کہ میں ان کی کمپنی میں ان کی پاٹنر ہوں مگر اب 75 فیصد کی۔

کونفرنس روم میں موجود ہر انسان نے سر مور کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

میں سالوں سے یہاں جھگ نہیں مر رہی میں نے اثاثہ جمع کیا ہے، رہی بات اُن سے کمپنی واپس لینے کی تو ہمارے ساتھ اس وقت شہر کی بہترین وکیل ہے اس کیس پر میں اور نور کافی عرصے سے کام کر رہے تھے اب اگروہ کسی طرحا کی کوئی مزاحمت کرتیں ہیں تو اس کے کیے بھی ہم تیار ہیں۔

ان کی مالی حالت ان کو زیادہ عرصے تک کیس کرنے کی اجازت نہیں دیتی بلآخر انھیں اپنی 25 فیصد کی ملکیت سے پیچھے ہٹنا ہو گا۔وہ جتنی پر اعتماد تھی باقی سب اتنے ہی پریشان تھے مگر کوئی کہہ نہیں سکتا تھا۔

وہ کہہ کر کانفرنس روم سے نکل گئی اور ساتھ ہی نور کو آنے کا کہا۔

نور فائل اٹھاتی نازق کے پچھے باہر گئی زیان اور باقی سب اب کانفرنس روم سے باہر آئے تھے۔زیان ادریس کو دیکھ چکا تھا وہ جانتا تھا کہ ادریس نور سے بات کرنا چاہتا تھا، کس بارے

میں اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔اب تک وہ یہ کام زیاد کے لیے کرتا آیا تھا اب ادریس کے لیے بھی سھئی وہ لمبے لمبے ڈگ برٹتا نازق کے اوفس تک گیا۔

ازکان اپنے اوفس تک جاتا لمحے کور کا ایک نظر زیان کو دیکھا اور پھر مسکور کر وہاں سے چلا گیا۔

زیان نے نازق کے اوفس کے دروازے پر دستک دی جو کہ حیرت کن بات تھی مگر اجازت ملنے سے پہلے ہی وہ اندر تھا۔

اسے یوں اندر آتا دیکھ نور پہلے خاموش ہوئی تھی پھر ابھر وتن گئی تھیں مگر وہ خاموش رہی زیان قدم قدم چلتا نازق کے سامنے لگی کرسی پر بیٹھا ساتھ ہی نور اپنی کرسی سمبھلے بیٹھی تھی۔

کیا آپ یہاں سے جاسکتی ہیں مجھے میری نرم گو کزن سے کچھ بات کرنی ہے۔

نازق نے اس کی بات کو مکمل طور پر نظر انداز کیا اور ایک فائل کا مطالعہ کرنے لگی البتہ نور نے منا کر دیا۔

میں یہاں سے اس وقت نہیں جاسکتی آپ انتظار کرئے اور جب میں چلی جائو تب اب اپنی بات کر سکتے ہیں۔

نازق نے فائل سے نظر اٹھا کر پہلے نور کو اور پھر زیان کو دیکھا پھر نظریں واپس فائل کی طرف جکا لیں، اس کے پاس اس وقت اس سب کے لیے وقت نہیں تھا۔ اس کے کرنے کو بہت کچھ تھا مس نور آپ زیان کی بات مکمل ہونے سے قبل نازق نے زیان کو مخاطب کیا میں اس وقت مصروف ہوں تم جا سکتے ہو جانے کا رستہ اس طرف ہے ساتھ ہی ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ زیان نے ایک نظر نازق پر اور دوسری نظر نور پر ڈالی جس نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔ زیان اس وقت کو لعنت دیتا کہ جب اسے ادریس پر ترس آیا تھا باہر چلا گیا۔ ایک بات تو تے تھی اب کم از کم وہ ادریس پر مر کے بھی ترس نہیں کھائے گا۔ وہ انتظار کرنے لگا اسے نازق سے حقیقت بات کرنی تھی وہ وہی کر رہا تھا جو وہ ہمیشہ سے کرتا آیا تھا وہ نازق کا انتظار کر رہا تھا اور وہ نازق کا انتظار کر سکتا تھا ہر عمر میں ہر جہاں میں زیان نے مسکورا کر ایک نظر دروازے پر ڈالی اور پھر نظر پھیر لی وہ مستقبل کا نہیں سوچتا تھا وہ حال میں رہتا تھا اور وہ اس بات سے خوش تھا کہ نازق کے لیے وہ اہم تھا وہ اس بات کا اقرار نہیں کرے گئی وہ یہ بھی جانتا تھا باض دفعہ کچھ نا جاننا کتنا بہتر ہوتا ہے اور باض دفعہ کچھ جان لینا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے اس نے نازق کے اوفیس کے باہر لگی نیم بلڈ پر ایک نظر ڈالی وہ بھورے رنگ کی تھی وہ دوبارا مسکورایا تھا۔ نازق جس رنگ کو ہیلنگ کا رنگ کہتی تھی وہ اس کے زخم کا رنگ

تھا نور تقریباً بیس منٹ کے بعد باہر آئی تھی نور کو دیکھ کر زیان بیس منٹ پہلے والا زیان بن گیا۔

نور فاتحانہ انداز میں چلتی اس کے سامنے سے گزری زیان نے فون کان سے لگایا ابھی وہ اس سے دو قدم آگے ہی گئی تھی کہ زیان کی آواز پر ٹھٹکی،

ہاں ادریس تم ایئرپورٹ کے لیے نکل گئے ہو

آؤ خدایا میں کیسے بھول گئی ادریس کو ملک سے باہر جانا تھا وہ تیزی سے باہر کی جانب بھری

زیان ہمم کرتا نازق کے اوفس میں داخل ہوا دروازے پر دستک دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

اندر راہ کر وہ نازق کے سامنے بیٹھا،

ویسے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تم مجھے دھوکا دو گئ۔

زیان میرا سر درد ہو رہا ہے بات مختصر کرنا یکدم دروازے پر دستک ہوئی نازق کے بجائے زیان نے اندر آنے کی اجازت دی گل نور دو کپ کوفی لے کر اندر آئی تھی۔

Clubb of Quality Content

زیان نے اٹھ کر دونوں کپ اس کے ہاتھ سے لیے اور اسے جانے کا کہا کسی حد تک تو وہ بھی تکا ہوا تھا۔

کافی کا ایک کپ نازق کے آگے رکھا اور دوسرا لبوں سے لگایا نازق نے انکھیں بند کر کے بھاپ اڑاتی کوفی کا ایک گھونٹ لیا یکدم ہی وہ بہت تازہ محصوص کر رہی تھی۔

بھورے رنگ کی کوفی جس پر سفید جھاگ تھی۔

نازق، مراد تایا کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

نازق نے سکوں سے اس کی بات سنی بابا وہ کرنا چاہ رہے ہیں جو میں سالوں سے ان سے کروانا چاہتی تھی۔آج اتنے سالوں بعد بابا وہ کر رہے ہیں جو ہم سالوں سے کر رہے ہیں۔

کیا تمہیں اپنے آپ پر رکھی جانے والی نظر کا پتا ہے۔زیان کوفی کا گھونٹ لیتے ہوئے بولا نازق نے سر اثبات میں ہلایا۔

یعنی تم انھیں عمراہ کر رہی ہو وہ لوگ نظر تم پر رکھ رہے ہیں جب کہ ان کے پیچھے مراد تایا ہیں۔

نازق نے دو بار اسر اثبات میں ہلایا۔

پھر تم مطمئن کیوں نہیں ہو؟

نازق نے زیان کو دیکھا، مراد بابا مجھے کچھ بھی نہیں پتا رہے وہ سب کچھ خود کر رہے ہیں وہ مجھے اس سب سے بچانا چاہتے ہیں۔ نازق کیا مراد تایا وہ کام کر سکتے ہیں جو ہم نہیں کر سکے؟

نازق نے ہولے سے سر اثبات میں ہلایا، وہ یہ کر سکتے ہیں مگر مجھے ڈر لگتا ہے زندگی کا۔

زیان سر جو کا کر مسکورایا،

تمھیں اس چیز کا ڈر لگتا ہے جو تمہاری ہے ہی نہیں۔

ناولزکلب
Clubb of Quality Content

وہ زیان کی بات کا مطلب نہیں سمجھی تھی اور ہر مطلب سمجھنا ضروری بھی نہیں تھا۔ باض مطلب بہت خوفناک ہوتے ہیں انھیں نہ جاننا ہی بہتر ہوتا ہے۔

دروازے پر ہونے والی دستک نے دونوں کا دھیان اپنی طرف متوجہ کیا گلاس ڈور کے اس پار داود احمد تھے زیان اپنا کپ اٹھاتا باہر چلا گیا دائود احمد نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا جو انھیں مکمل نظر انداز کر گیا تھا وہ سر جھٹک کر اندر آہ گئے۔

وہ زیان کو کبھی اور دیکھ لیں گئے وہ قدم اٹھاتے نازق کے سامنے آئے آج ہر انسان نازق کا صبر آزمارہا تھا۔

نازق کوفی کا کپ منہ سے لگائے انکھوں سے دائود احمد کو بات کرنے کا اشارہ کیا۔دائود احمد خاموش رہے نازق نے کپ ہٹایا اگر بات نہیں کرنی تو آپ جا سکتے ہیں میرا پاس اور بہت کچھ ہے کرنے کو جانے کا رستہ وہ ہے ہاتھ کے اشارے سے بلکل اسی طرح دروازہ دیکھیا جس طرح ابھی کچھ وقت پہلے زیان کو دیکھیا تھا۔

آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے؟

نازق سکون سے انھیں دیکھتی رہی اگر آپ میرا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔

ہم اور تم اجازت دینے والی ہو کون؟

نازق کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھی ہاتھ باہم پھنسائے وہ کہنا شروع ہوئی میں نازق مراد احمد،احمد انڈسٹرز کی مالک اور سی اِی او

اور ایک گولڈ ڈیگر کی بیٹی بھی داؤد احمد نے مداخلت کی نازق نے گہری سانس لی اور دوبادہ مرا

کہنا شروع کیا۔

اور میں اتنی طاقت رکھتی ہوں کہ آپ کو یہاں سے باہر اٹھوا کر پھینکوا سکتی ہوں آپ ابھی

میری طاقت سے واقف نہیں ہیں۔

تم بلکل اپنی ماں پر گئی ہو وہ استہزایا ہنسی یہ سکرپٹ میں پہلے بھی سن چکی ہوں فرق نہیں پڑتا

مگر میں ہر بار حیران ہوتی ہوں کہ آپ اور اسمہ احمد اتنے بے وقف کیسے ہو سکتے ہیں۔

بے وقوفی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

لڑکی تم بہت زیادہ بکواس کر رہی ہو۔

نہیں میں اب سچ بولوں گئی اہ بکواس کروگی آپ مجھ سے اس طرح ابات کر رہے ہیں جیسے میں

آپ کے عمل نامہ سے واقف نہیں، کیا لگتا ہے میں اتنی اندھی ہوں کہ آپ کی کی جانے والی

کافی transitions سے نہ واقف ہوں ہر پیسے کا حساب ہے میرے پاس کہاں سے آیا

کہاں گیا۔

داؤد احمد کے چہرے کا رنگ اُڑا تم کیا بکواس

میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی، نازق نے دائود احمد کی بات کو درشتی سے کاٹا آپ میرے سامنے آتے ہیں میری ماں کے بارے میں بکواس کرتے ہیں اور اپنا کردار کیا ہے آپ کا میری ماں کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہیں آپ وفاداری کا دوسرا نام عیلف مراد احمد ہے اور پہلا نازق مراد احمد۔

داؤد احمد نے زہر خند لہجے میں کہا وہ ضبط کر گئی یہ وہی جانتی تھی کہ اس نے سامنے بیٹھے شخص کے منہ پر کوئی چیز مارنے سے خود کو کیسے روکا ہوا تھا۔

میں مالک سے تمہاری شادی کرنا چاہتا تھا مگر اب، اب اگر میں مر بھی جاؤ تب بھی تم سے اپنے بیٹے کی شادی نہیں کرواگا۔

فکر مت کریں مر وگی نہیں پر آپ کا بیٹا اس کی فکر کریں آپ کیو کہ میں کیا کر سکتی ہوں یہ مجھے پتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کہہ کر باہر نکل گئی دائود احمد غصّے اور اشتیال سے وہی بیٹھے رہے۔

****

زیان نازق کے اوفس سے نکل کر گھر جانا چاہتا تھا مگر راہداری میں اس کا سامنا ازکی سے ہوا۔

ازکی کچھ بھی کہے بغیر اس کا ہاتھ پکڑے اپنے اوفس میں لے آئی جو کے چند قدم ہی دور تھا۔

اللہ کو مانو بہن کیو مجھے بدنام کرنا ہے۔زیان اندر آتے ہی بولا۔

ان چند قدموں میں تم بدنام نہیں ہوتے۔

اور اگر ہوا تو کون

اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی ازکی کے تاثرات کچھ عجیب سے تھے زیان سنجیدہ ہوا کیا ہوا ہے وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

ازکی چند لمحے لب کاٹتی رہی پھر جیسے الفاظ جمع کرنے لگی ہو زیان تم نازق سے عتراف کیو نہیں کرتے تم نازق کو پتاو کے تم اسے پسند کرتے ہو اسے پتاو کہ تم م،وہ اپنی رو میں بول رہی تھی پھر زیان کو کچھ نہ کہتا پا کر خاموش ہو گئی۔

زیان چند لمحہ خاموش رہا میں نازق کو پسند نہیں کرتا ازکی میں نازق سے محبت کرتا ہوں اور میں عتراف کیو کرو مجھے اس سے محبت ہے اسے حاصل کرنے کی چاہ نہیں۔

ازکی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی،

تو کیا تم اسے شادی کرنا نہیں چاہتے؟ ازکی نے بے یقینی سے کہا۔

شادی کرنا اور بات ہے ازکی شادی تو انسان کی کسی سے بھی ہو سکتی ہے اور شاید میری اور نازق کی بھی ہو جائے پر میں یہ نہیں چاہتا میں یہ،

تم جو بھی چاہتے ہو میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ تم نازق سے اپنی محبت کا اعتراف کرو۔

زیان کی بات مکمل طور پر نظر انداز کرتی وہ کسی بچے کی طرح ضد کرنے لگی۔

زیان نے ایک گہری سانس لی اچھا ٹھیک ہے پر پہلے تمہیں نازق سے اپنے اور زیاد کے بارے میں بات کرنی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ازکی لمحہ کو رکی پھر سر اثبات میں ہلا یا میں نازق سے بات کر و گئی حالانکہ مجھے یہ نہیں پتا نازق کیسا ریایکٹ کرے گئی پر میں بات کر و گئی اور اگر نازق مان گئی تو، تم بھی نازق سے بات کرو گئے۔

اس نے بھی جواباً سر اثبات میں ہلایا کم از کم وہ ازکی سے اس وقت بحث نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اس چیز کو نہیں دیکھ پا رہا تھا جو ازکی نے دیکھی تھی یا شاید کوئی بھی اس چیز کو نہیں دیکھ پا رہا تھا، مگر ازکی نے دیکھا تھا، فتحان کو، اس کی آنکھوں میں نازق کے لیے کچھ تھا بلکہ بہت کچھ تھا اور ازکی اس بہت کچھ سے واقف تھی یا شاید ہو گئی تھی۔

یکدم آنے والی آواز پر ازکی نے خیالوں کو ذہن سے جھٹکا وہ آواز اسے شناسا لگی آواز کے دوبارا ابھرنے پر وہ شناخت کر چکی تھی مونا اس کے منہ سے بے اختیار نکلا وہ مسکورائی۔

زیان اب اسے اٹھا رہا تھا اس کے بالوں میں ہاتھ پھرتا اسے پیار کر رہا تھا اسے گود میں لیے وہ اب کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی ایک انوکھا تاثر تھا وہ بلی اسے کس کی یاد دلاتی تھی وہ جانتا تھا مگر عتراف کرنا مشکل تھا۔

یہ محترمہ ایسے گھوم رہی ہیں جیسے یہ اوفس ان کا ہو زیان چہرے پر ایک مسکوراہٹ لیے تبصرا کر رہا تھا۔ وہ اسے ہاتھ میں پکڑے دوبارا کھڑا ہوا۔

ازکی آج میں ڈینر مراد ایو میں کروگا اور محترمہ کو بھی تب ہی ساتھ لاؤ گا اس کا اشارہ مونا کی طرف تھا۔ وہ جتنا بلی سے پیار کر رہا تھا وہ بھی اس کے پاس اتنے ہی سکوں اور مزے سے تھی۔

ازکی مسکرائی ویسے آج مونا زیادہ خوش نہیں لگ رہی؟

ہاں کیوکہ میرے ساتھ ہے نازق کے نہیں۔

ازکی کھلکھلا کر ہنس دی، میں نازق کے سامنے جو بھی کہو مگر مجھے مونا بہت پسند ہے وہ بلی کو اُپر کیے کہہ رہا تھا۔ سفید اور بھورے رنگ کی بلی جس کی آنکھیں بھورے رنگ کی تھیں۔ اس سے بھی جیسے زیان کے سوا کسی اور کے پاس جانا ہی نہ ہو ازکی کے اسے اپنے پاس بولانے پر بھی جب وہ نہ آئی تو وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔

آج مونا کو چھوڑنے کا دل نہیں کر رہا نازق سے کہہ دینا کہ میں اسے بھی رات کو لے کر آوگا۔

ازکی نے سر اثبات میں ہلایا وہ چلا گیا اور وہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔

اسے زیان کے لیے در لگ رہا تھا، اسے اس کے دل کے لیے ڈر لگ رہا تھا وہ نازق کو کسی اور کے ساتھ دیکھ سکے گا یہ خیال ہی اس کا دل ویران کر رہا تھا۔

تاریخ 10 جولائی شام 7:30

زیان مرکزی دروازے سے گاڑی اندر پورچ میں لایا نازق جلے پاؤں کی بلی بنے اپنی بلی کا انتظار کررہی تھی۔اسے آج مونا کا زیان کے ساتھ جانا برا لگا تھا حالانکہ وہ اس سے پہلے کئی بار زیان کے ساتھ جایا کرتی تھی۔مگر نازق کا دل اس سے پہلے کبھی اس طرح پریشان نہیں ہوا تھا یا شاید اسے مونا کا اپنے سے دور ہونا پسند نہیں آیا تھا۔

اس سے پہلے وہ اندر آتا ملازم نے اسے خبر کردی تھی وہ بالوں کا جوڑا بنائے باہر آ گئی زیان اسے دیکھ کر مسکورایا،نازق کی نظریں زیان سے ہوتی اس کی بازو پر بیٹھی مونا پر گئی وہ تیز تیز قدم لیتی زیان کے سامنے اہ کھڑی ہوئی،مونا ایک جھٹکے سے زیان کی بازو سے اتری اور نازق کے پائوں کے گرد گھومنے لگی نازق نے جھک کر اسے اٹھالیا اس کے بالوں کو سہلاتے اس نے دوبارا زیان کو دیکھا،جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

مادام معذرت آج کے بعد نہیں لے کر جاتا محترمہ (مونا) کو آپ نے تو فون کر کر کے میرا جینا دشوار کر دیا تھا میں اتنی جلدی کس طرح آیا ہوں یہ صرف میں جانتا ہوں۔

نازق اس کی بات کو مکمل نظرانداز کیے سر جھکائے مونا کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

یار نازق میں حقیقتاً پریشان ہو گیا تھا مجھے لگا،اس کی آواز میں پریشانی واضع تھی۔

کچھ نہیں بس میرا دل گھبرا رہا تھا وہ کہہ کر باہر جانے لگی۔

کہاں جا رہی ہو؟ زیان نے نا جانے کیو پوچھ لیا وہ خود بھی یہ نہیں جانتا تھا۔

گاڈن میں جا رہی ہوں تم آنا چاہو تو آہ جانا ورنا اندر انتظار کر لو کھانا لگنے میں ابھی کچھ وقت ہے،اس نے زیان سے کہا اگر وہ چاہے مگر اس وقت وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ گاڈن میں آئے اور شاید اسے یہ یقین بھی تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہی آئے گا۔

اور زیان اس کے ساتھ چلتا گاڈن میں آہ گیا۔

ایک واحد زیان تھا جس سے وہ یہ سب توقع کر سکتی تھی اگرچہ ادریس بھی اس کا دوست تھا مگر جو دل کی بات وہ زیان سے کر سکتی تھی وہ بات ادریس سے کہاں کر سکتی تھی۔وہ دونوں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میز کے گرد لگی دو کرسیوں پر بیٹھ گئے موناب بھی نازق کی گود میں تھی کچھ دیر وہ دونوں خاموش رہے مگر وہ بولنے کا انتظار بھی نہیں کر رہے تھے۔دوستوں کے درمیان خاموشی بھی دوستی کا ہی ایک عنصر ہوتا ہے۔بہت دیر بعد نازق نے کہنا شروع کیا،

میں بابا تک رسائی نہیں پا سکی۔

زیان پور سکون بیٹھا رہا اس نے نازق کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ بس نازق کو دیکھ رہا تھا۔

میں یہ نہیں جان سکی کہ وہ کس طرحا یہ سب کر رہے ہیں مراد بابا پر نظر رکھی بھی جا رہی ہے یا نہیں میں یہ تک نہیں جانتی مگر مجھے یقین ہے ایسا ہو رہا ہے۔

نازق تم یہ کس طرحا کہہ سکتی ہو۔اگر زیان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یہ پوچھتا کہ تم کہنا کیا چاہتی ہو مگر وہ زیان تھا اور زیان کی جگہ نازق کسی اور کو نہیں دے سکتی تھی کم از کم اس زندگی میں تو بلکل نہیں۔

میرا دل کہتا ہے زیان، مراد بابا پر نظر رکھی جا رہی ہے مجھے محسوس ہوا ہے زیان کچھ بھی کہے بغیر اسے سنتا رہا وہ تو نازق کو سن سکتا تھا کتنی دیر؟ایک گھنٹا، دو گھنٹے، ایک دن، دو دن ساری

زندگی بھی اگر نازق بولتی رہے تو زیان اسے سن سکتا تھا مگر اس بات کا عتراف، وہ یہ نہیں کر سکتا تھا۔

پھر اب کیا کرنا ہے؟ وہ جہاں خاموش ہونے لگتی وہ کوئی نئی بات شروع کر دیتا۔

اب مراد بابا پر نظر میں رکھوا گئی وہ سر جھکائے مونا کے بالوں پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

تمہیں لگتا ہے کہ یہ کام کرے گا؟

نازق خاموش رہی پھر سر اٹھائے لاعلمی سے شانے اچکائے، نہیں جانتی بس ایک کوشش ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دوبارا خاموش ہو گئی بہت دیر تک خاموشی ان کے درمیان رہی پھر زیان نے اس خاموشی کو توڑا،

نازق!

ہہم۔

بابا نے تم سے کیا کہا؟ اس کے سوال پر وہ استہزایا مسکورائی۔

میں تمہیں نہیں پتاؤ گئی کیو کہ جو وہ میری ماں کو کہتے ہیں وہ الفاظ میں اپنی زبان سے ادا نہیں کر سکتی، میری قبر میں سوئی ہوئی ماں کے بارے میں وہ یہ سب کہتے ہیں تم دیکھنا زیان اللہ ان سے اس کا حساب لے گا، اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ وہ اپنی رو میں کہتی گئی۔

آمین۔ زیان کے کہنے پر نازق نے زیان کو دیکھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتی از کی ان دونوں کو کھانے کے لیے بولانے آئی۔

تم دونوں یہاں ہو اسے جیسے ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر خوشی ہوئی تھی، کھانا تیار ہے اندر آجائو وہ کہہ کر مر گئی وہ ان دونوں کے درمیان نہیں آنا چاہتی تھی۔

Clubb of Quality Content

رات 8:30

کھانا کبھی بھی زیان کی موجودگی میں کھانا خاموشی سے نہیں کھایا جاتا تھا۔ اس کے ہونے سے ہر چیز ہر انسان کھل اٹھاتا تھا۔ وہ جیسے ہر خوشی کا سرا تھا۔ ہنستا، مسکورتا، ہنساتا وہ ایسا ہی تھا گزیل

اور ایڈم اس کے ساتھ بہت سے مذاق کر لیتے تھے وہ بھی ان سے مذاق کرتا تھا مگر کسی بھی بات کا برا منائے بغیر۔

رات 9:30

نازق اور ازکی کھانا کھا چکی تھیں سو وہ دونوں گاڑن میں چلی گیں۔ نازق کا دل عجیب سا ہو رہا تھا۔ وہ دونوں ٹہل رہی تھیں جب نازق نے ازکی سے پوچھا،

ازکی میں چاہتی ہوں کہ تم زیاد سے شادی کرو

ازکی کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے شوق کے مارے وہ کچھ کہہ ہی نہ سکی۔

میں اسمہ احمد کے ہاتھوں اپنی اتنے سالوں کی محنت ضائع نہیں کروا سکتی وہ مصبوط لہجہ میں بول رہی تھی وہ ازکی کو اس بات کا احساس نہیں دلوانا چاہتی تھی کہ وہ سب جانتی تھی اور ازکی کچھ کہہ ہی نہ سکی۔

Clubb of Quality Content

اگر تم زیاد سے شادی کر و تو اسمہ احمد کے حصّہ کی ملکیت تمہاری ہو گئی وہ جو چاہے وہ کرے جہاں پیسا خرچ کرے انھیں اجازت ہے مگر ملکیت وہ تمہاری ہے۔

تم مجھے بللی کا بکرا بنانا چاہتی ہو ازکی نے جانے کیسے یہ کہا اسے نازق کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی وہ اسے اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہی تھی۔

میں تمہیں اینڈا کبھی بللی کا بکرا بننے سے بچا رہی ہوں۔ وہ اس سے آگے کچھ کہتی جب زیان مسکوراتا ان کی طرف آ رہا تھا۔ ازکی کو آج پہلی بار نازق کے اس فیصلے پر عتراض ہوا تھا وجہ اس کی اس فیصلے کے پیچھے کی سوچ تھی۔ اسے نازق کا خود کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ زیان کے آتے ہی وہاں سے جانے لگی اس کی آنکھیں میں ہلکی نمی تھی زیان کے پاس سے گزرتے اس کے قدموں میں کوئی ہر براہٹ نہیں تھی زیان اسے سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا اس نے نازق سے اس کے اور زیاد کے بارے میں بات کی مگر وہ ازکی کے اندر اس بدلاؤ کو جان گیا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے ہوا کیا ہے مگر وہ یہ جانتا تھا کہ اسے کچھ تو ہوا ہے۔ نازق جانتی تھی کہ ازکی کا ریایکشن کچھ اسی طرحا کا ہوگا، سو وہ مونا کو گود میں لیے کرسی

پر بیٹھ گی۔زیان از کی کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا مگر کچھ بھی کہے بغیر نازق کے پاس آگیا وہ ابھی کرسی کھینچ کر بیٹھا ہی تھا کہ کسی بچے کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی،

مونا کو سہلاتے نازق کے ہاتھ رو کے نازق اور زیان نے بیکوقت مڑ کر آواز کی جانب دیکھا زیان مسکورایا اور بچی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا،نازق مبہم سا مسکورائی،گنگریالے بال بھورے رنگ کی آنکھیں اور بھرے رنگ کے بال زیان کو وہ بچی نازق کا بچپن لگی تھی۔اس نے بچی سے ہاتھ ملانا چاہا جس کو اس نے بہت آرام سے پکڑ لیا اسے زیان اچھا لگا تھا زیان اسے گود میں اٹھاتے اپنے اور نازق کے درمیان لگی کرسی پر بیٹھا رہا تھا۔مونا یکدم ہی اس کی گود سے کودی اور بچی کے پاس جانے لگی مگر حیات نے رونا شروع کر دیا تھا نازق نے آگے ہو کر مونا کو گود میں اٹھایا حیات کو مونا سے ڈر لگا تھا۔زیان اس کے رونے پر ہنسا تھا پھر اسے چپ کروانے لگا اسے حیات پر پیار آیا تھا وہ واقف تھا حیات کی زندگی سے وہ دو سال کی تھی،

والدین کی علیحدگی کے بعد وہ اپنی نانی کے پاس تھی،باپ رکھنے پر رضی نہ تھا اور ماں یہاں آنا نہیں چاہتی تھی وہ بڑے گھروں میں رہنے والے چھوٹے دل کے مالکوں سے کوئی احسان

Clubb of Quality Content

نہیں چاہتی تھی بی نوں کی بہت کوشش کے بعد وہ حیات کو اپنے ساتھ رکھنے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔

زیان حیات کو ڈر لگ رہا ہے۔ نازق سنجیدگی سے بول رہی تھی اچھا ٹھیک ہے خاتون، کہہ کر زیان نے حیات کی کرسی پیچھے کو کی مجھے لگتا ہے کہ ہم بات نہیں کر سکتے ابھی خاتون وہ تھکے ہوئے لہجہ میں کہہ رہا تھا۔

نازق نے سر اثبات میں ہلایا تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہ جو بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا اسے اچھا نہیں لگا تھا، حالانکہ وہ کام کے مطالق باتیں تھیں مگر نازق کے ساتھ کام کی باتیں ہی سہی وہ بات کرنا چاہتا تھا جو کہ اس وقت ممکن نہ تھا وجہ نازق کے قریب بیٹھی ایک بچی اور ایک بلی تھی۔ جن کو نازق کا وقت درکار تھا۔

وہ اسے خدا حافظ کہتا مڑا اور اداس دل لیے اپنی گاڑی تک گیا گاڑی کا دروازا کھولے اس نے ایک آخری بار مڑ کر نازق کو دیکھا جو بلی کو گود میں لیے حیات سے کچھ کہہ رہی تھی بے اختیار اس کے منہ سے خاتون نکلا وہ گاڑی میں بیٹھا اور ہسپتال کے لیے نکل گیا۔

رات 10:00

نازق حیات کو دیکھتی مسکورائی تھی۔ وہ بچی اس جیسی ہی تو تھی وہ بی نوں کو کہتی نہیں تھی مگر وہ یہ مانتی تھی کہ حیات کو یوں اس کی ماں سے دور کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ مگر وہ ان کے زاتی معملات میں نہیں آنا چاہتی تھی جانتی تھی کہ اگر وہ کچھ بھی کہے گئی تو بی نوں وہی کرے گئی۔ وہ حیات اور مونا کو ایک ساتھ گود میں لیے بیٹھ گئی حیات حنوس مونا کو دیکھ رہی تھی اور نازق ان دونوں کو دیکھے مسکورا رہی تھی۔ پہلے صرف مونا تھی جس کے ہونے سے نازق یوں متمائن ہوتی تھی مگر اب حیات بھی تھی پہلی بار حیات اس کے پاس آئی تھی اور نازق کو اس کا آنا اچھا لگا تھا۔ وہ مونا کے بال سہلا رہی تھی جب اسے احساس ہوا کہ مونا کی گردن پر ایک چھوٹا سا زخم ہے، وہ حیات کو کرسی پر بیٹھاتی مونا کو گود میں لیے کھڑی ہوئی یکدم ہی وہ بہت پریشان ہوئی تھی زخم بہت چھوٹا سا تھا۔ مگر وہ ضرورت سے زیادہ پریشان ہوئی تھی وہ اپنے اتنے لوگوں کو کھو چکی تھی کہ آپ کسی اپنے پر خرش بھی نہیں برداشت کر سکتی تھی۔

ابھی وہ مونا کا زخم دیکھ ہی رہی تھی کہ ایڈم اس کے پاس آیا وہ حیات کو ڈھونڈ رہا تھا۔حیات کو دیکھ کر وہ اس طرف آیا تھا۔

تو میڈم یہاں ہیں، سارے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا میں اور یہ یہاں ہیں پھر تکا تکا سا کرسی پر بیٹھ گیا۔آج میں بہت تھک گیا ہوں نازق۔

وہ مسکورائی،اچھا کیسے وہ محظوظ ہوئی تھی۔

میں آج سارا دن کام کرتا رہا کیو کہ بی نوں کو حیات کو ہسپتال لے کر جانا تھا،وہ بد صورت کے ساتھ چلی گئی تم میں نے سوچا کہ کیو نہ کام کر لیا جائے اب آ کر مجھے بول رہی تھیں کہ یہ کام لڑکوں کے کرنے کے نہیں ہوتے،وہ روکا،

نازق نے مسنوئی سنجیدگی سے پوچھ،

پھر تم نے کیا کہا؟

ایڈم کے چہرے پر نا گوری ابھری کہنا کیا تھا میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں نے اب میں مرادوں کے حقوق کے لیے بولوں گا ان کے لیے آواز اٹھاؤں گا۔

اس کی بات نازق کے بے ساختہ کھلکھلانے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی وہ ہنسی تھی۔ مگر ایڈم مصنوئی خفگی لیے اسے دیکھ رہا تھا نازق کم از کم مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔

مجھے لگا آپ بھی میرا ساتھ دے گیں۔

نازق نے بامشکل اپنی ہنسی کا بو کی، اچھا پھر یہ پتائو کہ تم کیا کرو گئے۔

ایڈم چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر کہنا شروع ہوا میں مردوں میں شعور اجاگر کروگا کہ ہماری آزادی بھی کوئی چیز ہے جس طرحا عورتیں انڈیپینڈنٹ ہوتی ہیں اسی طرحا ہم مرد بھی ہو سکتے ہیں، اپنا کام خود کر کے، اپنا کھانا خود بنا کر، اپنے کپڑے خود تیار کر کے اپنی چیزوں کا خود دیھان کر کے، اپنا گھر خود صرف کر کے تا کہ ہم اپنے کاموں کہ لیے کسی عورت کے محتاج نہ ہوں۔

نازق مسکورائی اسے ایڈم کی بات اچھی لگی تھی وہ جو male dominant society میں سالوں سے کام کر رہی تھی وہ اس چیز کو سمجھ سکتی تھی کہ عورتوں کے لیے انڈیپینڈنٹ ہونا آسان نہیں تھا عورتوں کے لیے وسائل مردوں کی نسبت کم ہوتے ہیں اور جو بات ایڈم کر رہا تھا وہ سنے میں بہت اچھی لگتی ہے۔ مگر سو میں سے صرف ایک فیصد مرد ہی

اس چیز کو مانتے ہو گئے وہ یہ بات ایڈم کو سمجھانا نہیں چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ ایڈم جو کہہ رہا ہے وہ کرے کیو کہ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ایڈم کیا کیا کر سکتا تھا۔

نازق بدصورت

ایڈم، نازق نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا کسی کا نام نہیں بگارتے۔

ایڈم نے ہاتھ اٹھائے اچھا ٹھیک ہے ویسے آج کل وہ نورا کے ساتھ ہوتی ہے بہت ہی عجیب ہے نازق نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ تو تمہیں اس سے اچھی وائبز نہیں آرہیں۔

ایڈم نے سر اثبات میں ہلایا میں نے اسے اب تک کچھ نہیں کہا مجھے لگتا ہے کہ آپ بہتر طریقے سے بات کر سکتی ہیں میں بات کرنا چاہتا تھا مگر،

ایڈم بات اُدھوری چھوڑ گیا۔

نازق نے اسے بات مکمل کرنے کو نہیں کہا وہ سمجھ گئی تھی وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی مسکورائی تھی پھر اس کا ماتھے چوما،

تم جتنا بھی چو پالو ایڈم مگر میں جانتی ہوں کہ تم گزیل کی فکر کرتے ہو اور یہ فکر کہیں نہ کہیں گزیل کو بھی اچھی لگتی ہے وہ مانے یا نہ مانے۔ایڈم مسکورایا پھر وہ کھڑا ہوا نازق بھی کھڑی ہوئی ایڈم نے نازق کا ماتھا چوما۔

"Thank you for always being there for us"

نازق مسکورائی ایڈم کے ہاتھ کی ہتھیلی پر چوما اور اسے سونے کا کہا۔وہ چلا گیا مگر نازق کا دل ابھی بھی عجیب سا ہو رہا تھا وہ کل مونا کو ہسپتال لے کر جائے گئی اس نے سوچ لیا تھا۔

11 جولائی صبح 8:30

Clubb of Quality Content

نازق پچھلے ایک گھنٹے سے اوفس میں کام کر رہی تھی۔آج اسے بہت کام تھا وہ اسمہ احمد سے بات کرنے جا رہی تھی۔وہ اپنی طرف سے تیاری مکمل کر چکی تھی۔انکھوں پر چسمہ پہنے اپنی گاری کی ڈریونگ سیٹ پر بیٹھی وہ پورے احمد خاندان میں واحد تھی جو کبھی بھی ڈرائور کے ساتھ کہیں آئی گئی نہیں تھی۔وہ ہمشہ سے خود آئی تھی ہر جگہ وہ بہت مہارت سے ڈرائیونگ

کرتی تھی اسے گاڑی چلاتا دیکھو یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت سالوں سے ڈرائیونگ کر رہی تھی۔ یہ سچ ہی تو تھا وہ چودا سال کی تھی تب سے ڈرائیونگ کر رہی تھی۔اور کوئی بھی اس کی طرحا گاڑی نہیں چلا سکتا تھا۔ ہر کوئی ڈائیور کے ساتھ ہی آتا جاتا تھا سوائے نازق کے وہ خود ڈریونگ کرنا پسند کرتی تھی۔

صبح 9:00

گاڑی اسمہ احمد کے اوفس کے باہر تھی۔اس نے ایک نظر بیکویو مرر میں اپنا چہرا دیکھا۔گاڑی سے اتری، وہ سفید رنگ کی شٹ پر سرمائی رنگ کی پینٹ پہنے ہوئی تھی۔ سرمائی رنگ یہ کس کا رنگ تھا۔وہ پر عتماد انداز میں اندر داخل ہوئی۔

صبح 10:30

وہ اسمہ احمد کے اوفس سے باہر آرہی تھی اس کا چہرا بے تاثر تھا۔وہ ابھی بی پر عتماد تھی۔وہ اسمہ احمد کو کائل کر آئی تھی، یا شاید مجبور جو بھی ہو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تھی۔اب اس کا رخ اپنے اوفس کی جانب تھا۔وہ جو چاہتی تھی کر چکی تھی پھر اس کا دل مطمئن کیو نہیں تھا؟ یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔آج کا دن مصروف ہونے والا تھا وہ جان گئی تھی۔اسے آج میٹنگز کرنی تھیں مگر وہ مونا کا زخم نہیں بھولی تھی شاید یہ مونا کی ہی فکر تھی جو اس کا دل مطمئن نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبح11:30

وہ ازکان اور مالک کے ساتھ میٹنگ کر چکی تھی اب وہ معمول کی باتیں کر رہے تھے۔

نازق تم نے اسمہ احمد کو کائل کرلیا ہے مگر کیا وہ ہمارے ساتھ کوئیpayback نہیں کرے گئیں۔

نازق نے سر نفی میں ہلایا،

نہیں ازکان وہ ایسا نہیں کر سکتیں اگر وہ ایسا کرے گئی تو ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا۔

مگر مجھے ایک بات ابھی بھی سمجھ نہیں آئی کہ یہ ریڈ کس نے ڈلوائی ہے۔

نازق استہزایا مسکورائی،ازکان تم سب کو بے واقف بنا سکتے ہو مگر مجھے نہیں یہ کام تمہارا ہے۔

ازکان مسکورایا،تو تم یہ جان گئی۔

اہھم نہیں مجھے پہلے لمحہ سے پتا تھا کہ یہ کام تمہارا ہے نوڈاؤٹ پلن میں کوئی جھول نہیں تھا مگر یہی سب سے بڑا جھول ہے خیر سب کچھ ہو گیا ہے۔اب ہمارے ور کرز فیکٹریوں میں دوبارا جائے گئے اور کام دوبارا شروع ہونے میں پہلے فوڈ اتھارٹی سے اجازت چاہیے ہو گی اس کے لیے مالک تم جائو گئے۔

مالک جو اس سب وقت میں خاموش تھا نازق کی بات پر سر اثبات میں ہلایا۔

Clubb of Quality Content

مالک تمہیں کیا ہوا ہے، کیا تم اپنے باپ کی طرح اکراپشن کرنے کا سوچ رہے ہو؟

بکوس بند کرو ازکان مالک دھارا تھا۔

ویسے تم لوگ بھی اسمہ احمر مد سے مختلف نہیں ہو وہ بھی شوٹکٹ استعمال کر رہی تھیں اور تم لوگ بھی وہی کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

مالک یکدم اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور ازکان کا گریبان دبوچنے لگا تم اپنی بکوس بند کرو، تم خود کیا ہو،

نازق لاتعلقی سے اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی اب یہ ڈراما روز کا تھا۔اس نے کچھ نہیں کہا۔

تم خود کیا کرتے ہو ہاں

میں جو بھی کرو مالک کم از کم تم لوگوں کی طرح اکسی کو سیڑھی نہیں بنا رہا۔

مالک کی بس لمحہ بھر کو ازکان کے گریبان پر گرفت ڈھیلی پڑی پھر ایک زبردست مکا اس نے ازکان کے منہ پر مارا، ازکان لڑک کر پیچھے کو ہوا۔

نازق کرسی کی پوشت سے سر ٹیکائے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ازکان سیدھا ہوا عین اسی وقت ازکان کا سیکرٹری اجازت لے کر اندر آیا اسے محول میں تناؤ محسوس ہوا تھا مگر پوچھنے کی اس کی ہمت نہیں تھی۔

سر آپ کو قاسم سر نے بولا یا ہے آپ کا آج ان کے ساتھ لنچ پلن تھا وہ آپ کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں۔

ازکان اس کی بات پوری سنے بغیر ہی اوفس سے نکل گیا۔

مالک کرسی پر بیٹھا اور پانی کی بوتل سے گھنٹ گھنٹ پانی پینے لگا نازق اس تماشے کو اور نہیں دیکھ سکتی تھی سو وہ آٹھ کر باہر جانے لگی وہ مالک کے پاس سے گزر رہی تھی جب مالک نے نازق کا ہاتھ پکڑا نازق نے لمحے کی دیر کے بغیر اپنا ہاتھ مالک کی گرفت سے آزاد کروایا۔

مالک استہزایا مسکورایا نازق کے چہرے پر واضح تیش تھی۔

ویسے تم نے بابا کو جواب نہیں دیا تھا نازق اسے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ہاں بلکل میں نے انھیں یہ نہیں پتایا کہ تم نے فوج سے استیفاء نہیں دیا۔

مالک کے چہرے کی مسکوراہٹ غائب ہوئی،اس کے سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہ نہیں جانتی کہ تم یہاں اپنے ایک مشن پر آئے ہو اور تم نے جو سب کو مہینوں سے بے واقف بنایا ہے کہ تم فوج چھور کر آرہے ہو تم نے فوج چھوردی ہے کیا تمہیں لگتا ہے میں یہ سب نہیں جانتی کہ یہ سوائے ڈرامے کے اور کچھ نہیں ہے۔میرے لیے National security بہت اہم ہے مالک نے اپنا کمزور سا دفاع کیا۔

نازق استہزایا مسکورائی،تم مالک تم سب کو بے واقف بنا سکتے ہو مگر مجھے نہیں تمہارے آنے سے پہلے تمہارا مقصد جانتی تھی میں سو اب مجھے بے واقف بنانے کی غلطی مت کرنا وہ مڑی اور جاتے ہوئے دروازا دھرم سے بند کیا پیچھے مالک ساکت اپنے جگہ پر کھرا رہا۔

****

1:30

زیاد کی گاڑی مراد ایو میں داخل ہوئی۔ازکی کو شاید اس کے آنے کی خبر پہلے ہی ہو چکی تھی وہ تیز قدموں سے اس کی گاڑی کے قریب آئی زیاد دروزا کھول کر باہر آیا اس کے چہرے پر مسکورہٹ تھی جب کے اس سے کچھ قدم دور کھری ازکی کے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی۔زیاد ازکی کے بلکل سامنے آیا،

ازکی تمہیں پتا ہے ممی ہماری شادی کروانا چاہتی ہیں،انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان کے لیے میری خوشی اہم ہے اس کی آواز میں دبہ دبہ جوش تھا مگر ازکی کو خاموش پا کر اس کا جوش ٹھنڈا پڑا۔وہ چند لمحہ خاموشی سے اسے دیکھتا یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر ایسی کون سی بات ہے جو وہ نہیں جانتا۔

ازکی کیا ہوا تم کچھ کہہ کیو نہیں رہی؟ازکی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی وہ ہمیں استعمال کر رہے ہیں۔اس ایک جملے میں وہ بہت کچھ بول گئی تھی۔تمہاری ممی اور نازق یہ ان کا پلن ہے زیاد وہ ہمیں ڈیل کی طرحا استعمال کر رہے ہیں۔

نہیں ازکی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب زیاد نے اسے ٹوکا،اس کے لہجہ میں پختہ عقیں تھا کہ جواز کی کہہ رہی ہے وہ غلط ہے۔ازکی استہزایا مسکورائی، تمہیں یہ لگتا ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتیں؟

میں ممی کی بات نہیں کر رہا میں نازق کی بات کر رہا ہوں نازق ایسا نہیں کر سکتی۔

اور تمہیں ایسا کیو لگتا ہے؟اسے زیاد کا نازق کا دفاع کرنا برا لگا تھا۔کیوکہ مس ازکی مراد احمد نازق نے مجھے تمہارا رشتہ لانے کا کہا تھا میں نے ممی سے بھی بات کی تھی مگر کچھ نہیں بنا انھوں نے انکار کر دیا تھا مگر میں جانتا ہوں کہ نازق نے یہ سب ہمارے لیے کیا ہے۔

آخر تم اس کا اتنا ساتھ کیو دے رہے ہو؟

کیوکہ،

No one argue better than those two who are in love

آواز نازق کی تھی دونوں نے مڑ کر اس طرف دیکھا،

تمہیں کیا لگتا ہے ازکی میں تمہارے احساسات نہیں جانتی مجھے پہلے دن سے پتا ہے کہ تم کیا چاہتی ہو، تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں ڈیل بنا رہی ہوں جب کہ میں تمہیں ڈیل بنے سے بچا رہی ہوں ورنا آسمہ احمد سے سب واپس لینے کے لیے میرے پاس اور بہت کچھ تھا۔وہ کہہ کر اندر چلی گئی وہ مونا کو لینے آئی تھی اسے بہت دھنڈنے کے بعد بھی مونا نہیں ملی۔

بی نوں مونا کہاں ہے؟

وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی بی نوں نے اسے حیرانی سے دیکھا بلکل اسی وقت ازکی بھی اندر داخل ہوئی،

کیا کہہ رہی ہو نازق تم نے نہیں بجوایا تھا اسے لینے کہ لیے؟

نازق نے سر نفی میں ہلایا، نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا وہ ایک جھٹکے سے ازکی کے سامنے آئی کون تھا وہ، نازق نے برائی ہوئی آواز میں کہا اس کے انداز میں موجود پر عتمادی انکا ہوئی تھی۔اب وہ واضع طور پر پریشان تھی۔

وہ جو بھی تھا کہہ رہا تھا تم نے مونا کو ہسپتال بولا یا ہے۔نازق ایک جٹکے سے باہر نکلی تھی ازکی جو اس سے بات کرنے آئی تھی نازق کی حالت دیکھ کر کچھ کہہ ہی نہ سکی وہ بس وہاں کھری

چیزوں کو پروسیس کر رہی تھی۔نازق بھاگتی ہوئی اپنی گاڑی تک آئی دروازا کھولے وہ اندر بیٹھنے لگی جب اس کی نظر مٹی میں پری کسی شائ پر پڑی۔

نازق گاڑی کا دروازا کھولا چھورے مرے مرے قدموں سے آگے بڑھتی رہی نازق نے کچھ فاصلے سے دیکھنا چاہا مگر کچھ واضع نہ تھا۔وہ چلتی رہی کچھ قدم دور نازق کو بھورے بال نظر آئے اس کی آنکھوں میں پانی تھا۔

نہیں، نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔آگلے قدم اس کے لیے موت تھے وہ نہیں جانتی اس نے یہ قدم کیسے اٹھائے مگر وہ اس شائ کے سر پر تھی نازق کا منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔

مونا، نہیں، نہیں اس کی بلی مٹی میں بے سود آنکھیں کھولے پڑی تھی۔

مونا اٹھو، مونا نازق اسے گود میں لیے ہوئے اونچی آواز میں کہہ رہی تھی، مگر وہ اس کے بولانے پر بھی نہیں اٹھ رہی تھی وہ جو کوئی بھی تھا اسے مار کر چھوڑ گیا تھا۔اسے دفنایا تک نہ تھا۔نازق بے عقیینی سے اسے ہاتھوں میں لیے ہوش میں لانا چاہتی تھی مگر وہ اب سو چکی تھی اور لمبا سوئی تھی کبھی نہ جاگنے کے لیے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842